خطبہ جمعہ

بعنوان

سود کی حرمت اور قباحتیں

سلسلۃ منبر الحکمۃ

165

بتاریخ: 04 اکتوبر 2019

بمطابق: ٠٤ صفر ١٤٤١ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اهم نکات

❀ سودخوری کی سزا؛ قرآن کی روشنی میں
❀ سودخوری کی سزا؛ احادیث کی روشنی میں
❀ سود کی بعض مروّجہ صورتیں

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ [البقرة: 275]

''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سُود کو حرام قرار دیا ہے۔''

سود کو عربی زبان میں ''رِبا'' کہتے ہیں، جس کا لغوی معنی ہے: زیادہ ہونا، پروان چڑھنا اور بلندی کی طرف جانا۔ اور شرعی اصطلاح میں رِبا کی تعریف یہ ہے کہ:

کسی کو اس شرط کے ساتھ رقم ادھار دینا کہ واپسی کے وقت وہ کچھ رقم زیادہ لے گا۔ مثلاً کسی کو سال یا چھ ماہ کے لیے 100 روپے قرض دِیے، تو اس سے یہ شرط کر لی کہ وہ 100 روپے کے 120 روپے لے گا، مہلت کے عوض یہ جو 20 روپے زیادہ لیے گئے ہیں؛ یہ سُود ہے۔

قرآن وسنت میں سود کی حرمت، مذمت اور سزا پر متعدد نصوص وارد ہوئی ہیں، جن سے اس کی قباحت اور شناعت کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا تذکرہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سودخوری کی سزا، قرآن کی روشنی میں

سودخوری؛ اللہ سے جنگ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ❋ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ❋ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ❋ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ❋﴾ [البقرة: 278 ـ 281]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کا اعلان سن لو اور اگر توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو آسانی تک مہلت دینا لازم ہے اور یہ بات کہ صدقہ کردو تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر شخص کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

سودخور کے لیے نارِ جہنم کی وعید:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ❋ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ❋

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴿﴾ [آل عمران: 130 - 132]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ اور رسول کا حکم مانو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

سودخور کی روزِ قیامت حالت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَ اَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ﴿﴾ یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ﴿﴾ [البقرۃ: 275، 276]

''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (روزِ قیامت) اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا تجارت تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا، پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آئے، لہٰذا وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ایسے شخص سے محبت نہیں رکھتا جو سخت ناشکرا، سخت گنہگار ہو۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دردناک عذاب کی وعید:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا۝ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۝﴾ [النساء: 160، 161]

''جو لوگ یہودی بن گئے، ان کے بڑے ظلم ہی کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں، جو ان کے لیے حلال کی گئی تھیں اور ان کے اللہ کے راستے سے بہت زیادہ روکنے کی وجہ سے، اور ان کے سود لینے کی وجہ سے، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور ان کے لوگوں کے اموال باطل طریقے کے ساتھ کھانے کی وجہ سے اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

سودخوری کی سزا، احادیث کی روشنی میں

سودخور پر زبانِ نبوت ﷺ سے لعنت:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَاهُ إِذَا عَلِمُوا بِهِ، مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ))

''سود کھانے والا، کھلانے والا، لکھنے والا اور اس کے دونوں گواہان، جب وہ علم ہونے کے باوجود اس میں شریک ہوں، محمد ﷺ کی زبان سے ملعون قرار پائے ہیں۔''

[صحيح لغيره] شعب الإيمان: 5119 ـ صحيح الترغيب والترهيب: 1850

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی طرح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: ((هُمْ سَوَاءٌ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کو لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔''

صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب لعن آکل الربا وموکله، ح: 1598

سود خوری؛ تباہ و برباد کردینے والا گناہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ))

''سات ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ))

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو مگر حق کے ساتھ، سود خوری، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے روز پیٹھ دکھا کر (میدانِ جنگ چھوڑ کر) بھاگنا اور پاک دامن، گناہوں سے غافل مومنہ عورتوں پر بہتان لگانا۔''

صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قولہ تعالیٰ: ﴿ان الذين يأكلون اموال اليتامى ظلما﴾، ح: 2766 ۔ صحیح مسلم، کتاب الإيمان، باب بيان الكبائر وأكبرها، ح: 89

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس جرم کی معافی نہیں ہوگی!

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّـاكَ وَالذُّنُوبَ الَّتِي لَا تُغْفَرُ: الْغُلُولُ؛ فَمَنْ غَلَّ شَيْئًا أَتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا؛ فَمَنْ أَكَلَ الرِّبَا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَـجْـنُونًا يَتَخَبَّطُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَـمَـا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ [البقرة: 275]))

''ایسے گناہوں سے بچو جن کو معاف نہیں کیا جائے گا: (پہلا) مالِ غنیمت میں خیانت، جو شخص مالِ غنیمت میں سے کوئی چیز چُرائے گا وہ اسے روزِ قیامت اسے لے کر آئے گا۔ (دوسرا) سُود خوری، جو شخص سُود کھائے گا وہ روزِ قیامت حواس باختہ پاگل بن کر آئے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ روزِ قیامت اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جسے شیطان نے چھو کر خبطی (حواس باختہ) بنا دیا ہو۔''

[صحيح لغيره] صحيح الترغيب والترهيب: 1862 ۔ مجمع الزوائد للهيثمى: 6588

وضاحت:

اس سے مراد یہ ہے کہ سودخور کی معافی بہت ہی مشکل ہوگی، یا پھر سخت سزا بھگتنے کے بعد ہی معافی ملے گی، کیونکہ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کی رُو سے مسلمانوں میں پایا جانے والا صرف شرک ہی ایسا گناہ ہے جس کی قطعاً معافی کی کوئی گنجائش نہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بخش دے گا۔

علم ہونے کے باوجود سود کھانے کا گناہ:

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا) بیان کرتے ہیں کہ رسول

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً))

''علم ہونے کے باوجود آدمی ایک دینار بھی سود کا کھالے تو وہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت (گناہ) ہے۔''

[صحيح] مسند أحمد: 21957 ـ صحيح الترغيب والترهيب: 1855

سود خوری کے سب سے ہلکے درجے کا گناہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ))

''سود کے 73 درجے ہیں، ان میں سب سے ہلکے درجے کا گناہ ایسے ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے نکاح کرلے۔''

[صحيح] المستدرك للحاكم: 2259 ـ شعب الإيمان للبيهقي: 5131

سود خور اُخروی بدبختی کا شکار:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلَى قِلَّةٍ))

''جو شخص جتنا زیادہ سودی کاروبار میں ملوث ہوگا وہ اپنے اُخروی (اچھے) انجام کے لحاظ سے اتنا ہی قلت کا شکار ہوگا۔''

[صحيح] سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب التغليظ فى الربا، ح: 2279

سود خوری؛ عذابِ الٰہی کو دعوت:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَـا ظَهَرَ فِی قَومٍ الزِّنَا أَوِ الرِّبَا؛ إِلَّا أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ))

''جس قوم میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ پر اللہ کا عذاب حلال کر لیتے ہیں۔''

[حسن] صحيح الترغيب والترهيب: 2402 ـ المستدرك للحاكم: 2261

سود کا عام ہونا قیامت کی علامت:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخَمْرُ))

''قیامت سے پہلے سود، زنا اور شراب عام ہو جائیں گے۔''

[رواته رواة الصحيح] المعجم الأوسط للطبراني: 7695 ـ الترغيب والترهيب للمنذري: 2860

سود خور......واجب القتل:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَـنْ كَـانَ مُـقِيـمًـا عَـلَـى الرِّبَا لَا يَنْزِعُ مِنْهُ فَحُقَّ عَلى اِمَامِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْتَتِيبَهُ، فَإِنْ نَزَعَ وَإِلَّا ضَرَبَ عُنُقَهُ.

''جو شخص سودی معاملات پر قائم رہتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا تو مسلمانوں کے حکمران پر لازم ہے کہ اس سے توبہ کرنے کو کہے، اگر وہ باز آجائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اس کی گردن اُڑا دے۔''

شرح الترهيب: 3/ 15

تباہی و بربادی کے مستحق لوگ:

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِی قَرْيَةٍ أُذِنَ بِهَلَاكِهَا.

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''جب کسی بستی (علاقے) میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو اس بستی کی تباہی و بربادی کا حکم ہو جاتا ہے۔''

الفوائد: 226

سود کی بعض مروّجہ صورتیں

سود کے متعلق فقہی قاعدہ:

سود ایک چیز کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ دے کر فروخت کرنا ہے۔ فقہاء نے اس کا قاعدہ کلیہ یہ بتایا ہے کہ وہ تمام اجناس، جن میں ''ناپ، وزن اور خوراک'' تینوں صفات میں سے کوئی دو صفتیں پائی جائیں، ان کا آپس میں لین دین یا خرید وفروخت کسی ایک کو زیادہ کر کے جائز نہیں۔ جن چیزوں میں یہ تینوں صفات معدوم ہوں، یا ان کی جنس مختلف ہو، تو پھر کسی کی زیادتی سود نہیں ہوگی، جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ، أَوِ ازْدَادَ، فَقَدْ أَرْبٰى.

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے بدلے میں سونے کی، چاندی کے بدلے میں چاندی کی، گندم کے بدلے میں گندم کی، جو کے بدلے میں جو کی، کھجور کے بدلے میں کھجور کی اور نمک کے بدلے میں نمک کی خرید وفروخت سے منع کرتے سنا۔ سوائے اس صورت کے کہ دونوں کا وزن برابر ہو اور نقد بہ نقد ہوں۔ لہٰذا جو اضافہ ہوگا یا کوئی اضافی دے، وہ سود کا معاملہ کرے گا۔''

صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف وبیع الذھب بالورق نقدا، ح: 1587

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا))

''سونے کے بدلے میں سونے کی خرید وفروخت صرف ہم وزن اور ایک جیسا ہونے کی صورت میں ہی جائز ہے اور چاندی کے بدلے میں چاندی کی خرید و فروخت صرف ہم وزن اور ایک جیسا ہونے کی صورت میں ہی جائز ہے، لہٰذا جو شخص زیادہ دے گا یا جو زیادہ کا مطالبہ کرے گا، وہ سود ہوگا۔''

صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، ح: 1588

اسی طرح سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، تو یہود کے ساتھ ہم دو یا تین دیناروں کے عوض ایک اوقیہ سونے کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ))

''تم سونے کے بدلے میں سونا صرف اسی صورت میں خریدا اور بیچا کرو جب دونوں کا وزن ایک ہی جیسا ہو۔''

صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب بيع القلادة فيها خرز وذهب، ح: (91) 1591

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جتنی دی جائے اتنی ہی واپس لینی چاہیے، جتنا سونا یا چاندی دی ہو، یا جتنا روپیہ دیا ہو، اتنا ہی واپس لینا چاہیے، اصل مال پر زائد رقم لینا، خواہ وہ رقم کم ہو یا زیادہ، سود ہے۔

اسی طرح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ))

''تم دو دیناروں کے بدلے میں ایک دینار نہ خریدو اور بیچو اور نہ ہی دو درہموں کے بدلے میں ایک درہم خریدو یا بیچو۔''

صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والأصنام، ح: 1585

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلـدِّيـنَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا)).

''دینار کے بدلے میں دینار اور درہم کے بدلے میں درہم خریدتے ہوئے کوئی زائد ادائیگی نہ کی جائے۔''

صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدا، ح: 1588

بینک کا سود:

کچھ لوگ بینکوں سے تجارت یا زراعت کے لیے قرضے حاصل کرتے ہیں اور مقررہ میعاد پر متعین شرح کے مطابق اصل رقم کو اضافی رقم کے ساتھ واپس کرتے ہیں، یہ بھی سراسر حرام ہے۔

فکس ڈپازٹ:

کچھ لوگ سودی بینکوں میں روپیہ کچھ مدت (مثلاً پانچ یا دس سال) کے لیے جمع (Deposit) کرا دیتے ہیں، جو انہیں 12% یا 15% فیصد سود دیتے ہیں۔ اس مخصوص مدت کے اختتام پر ان کی رقم دوگنا یا تین گنا ہو کر ملتی ہے۔ یہ سب سود ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی رقم ایسی بینک میں جمع (Deposit) کراتا ہے جو سودی نہیں، پھر وہ بینک اس رقم سے کاروبار کرتا ہے اور اس کاروبار کے نفع ونقصان میں اس کو بھی شریک کرتا ہے، یعنی رقم کی ایک خاص مقدار متعین کرنے کی بجائے نفع ونقصان کے حساب سے کم یا زیادہ دیتا رہتا ہے اس طرح کی بینکوں سے ملنے والی زائد رقم سود تصور نہیں ہوگی۔

لائف انشورنس:

یہ ہے کہ کمپنی اپنے کسی معتمد ڈاکٹر سے کسی شخص کا طبّی معائنہ کراتی ہے اور وہ ڈاکٹر کمپنی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو اس شخص کی صحت کے متعلق رپورٹ پیش کرتا ہے کہ اس شخص کی صحت سے اُمید ہے کہ وہ بیس سال تک زندہ رہے، اس پر کمپنی اس شخص سے دس یا پندرہ سال کے لیے معاہدہ کرتی ہے کہ مثلاً وہ شخص دس سال تک ماہانہ قسطوں میں انشورنس کمپنی کو دس لاکھ روپیہ ادا کرے گا، دس سال پورے ہونے کے بعد کمپنی اسے پچیس لاکھ دے گی۔ اگر وہ شخص دو سال میں ہی فوت ہو جاتا ہے تو کمپنی کو لازمی طور پر اپنے اس گاہک کے ورثاء کو پچیس لاکھ روپے ادا کرنا ہوں گے۔ اور اگر اس گاہک نے کمپنی کو دو اڑھائی سال تک قسطوں میں رقم ادا کی، لیکن پھر کسی سبب سے اس نے قسطیں مکمل نہیں کیں، تو کمپنی اسے ایک پیسہ بھی ادا نہیں کرتی، بلکہ اس کی جمع کردہ ساری رقم بھی ڈوب جاتی ہے۔

لائف انشورنس میں بے شمار خامیاں اور خرابیاں ہیں، مندرجہ ذیل چند اہم اسباب کی وجہ سے اکثر علماء نے اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے:

① ......اللہ تعالیٰ پر بندے کا توکل اور بھروسہ ختم ہو جاتا ہے۔

② ......اس میں بسا اوقات یا تو کمپنی کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے یا گاہک کو، اور اسلام میں خود نقصان اُٹھانا یا دوسروں کو نقصان پہنچانا؛ دونوں ہی جائز نہیں ہے۔

③ ...... بسا اوقات ورثاء کے دل میں مال کی حرص پیدا ہو جاتی ہے، کئی ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں کہ ورثاء ہی اس بندے کو قتل کر دیتے ہیں، تاکہ کمپنی سے انشورنس کی رقم ہتھیا سکیں۔

گروی مکان یا چیز سے فائدہ اٹھانا:

سود کی مروّجہ ایک قسم یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی کسی غریب کو کچھ رقم بطور قرض دیتا ہے اور گروی کے طور پر اس کا گھر رکھ لیتا ہے، پھر اس میں یا تو خود رہتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے یا کسی کو کرایہ پر دے کر اس کا کرایہ خود کھاتا رہتا ہے۔ اس طرح کے کاروبار میں صرف عام لوگ ہی نہیں بلکہ پڑھے لکھے اور دینی مزاج رکھنے والے لوگ بھی ملوث پائے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتے ہیں، حالانکہ یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔ احادیثِ مبارکہ گروی کا تصور تو ملتا ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کا نہیں، بلکہ یہ امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔ اس لیے کہ گروی بالکل امانت کی طرح ہوتی ہے۔

لیکن یہاں یہ واضح رہے کہ اگر کوئی ایسی چیز گروی رکھی گئی ہو جس پر اس شخص کا خرچہ ہونا لازمی ہو، تو پھر وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی نے بھینس گروی رکھ دی، اب اگر اس کو وہ بندہ (جس کے پاس گروی رکھی گئی ہے) چارہ وغیرہ نہیں کھلائے گا تو وہ مر جائے گی اور اگر وہ چارہ کھلائے گا تو اس کا مال اس پر خرچ ہوگا، لہٰذا وہ اس کے عوض بھینس کا دودھ پی سکتا ہے۔

بولی والی کمیٹی:

اسی طرح سود کی ایک قسم یہ ہے کہ دس آدمی مل کر ہر ماہ دس دس ہزار جمع کرتے ہیں، اور پھر اس ایک لاکھ روپے کی بولی لگتی ہے، کوئی کہتا ہے: میں اسے 90 ہزار میں لینے کے لیے تیار ہوں۔ دوسرا کہتا ہے: میں اسے اَسّی ہزار میں لیتا ہوں۔ تیسرا کہتا ہے کہ میں اسے ستّر ہزار میں لوں گا۔ غرضیکہ جو سب سے زیادہ کم بولی لگاتا ہے اسے اتنی رقم دے دی جاتی ہے اور باقی ماندہ تیس یا چالیس ہزار روپے تمام لوگ آپس میں بانٹ لیتے ہیں، جبکہ جس نے بولی کی رقم لی ہے اسے پورے ایک لاکھ روپے ہی بھرنے پڑتے ہیں۔ یہ سود ہی ہے۔ نیز یہ مقاصد شریعت کے بھی خلاف ہے اور جانی، مالی اور دِینی؛ کسی بھی طرح سے نقصان پہنچانے والے امور سے رسولِ کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

''نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی بدلے میں نقصان پہنچاؤ۔''

[صحيح لغيره] سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، باب من بنى فى حقه ما يضر بجاره، ح: 2341

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بینکوں سے لین دین:

آج ہر انسان کو زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر بینکوں سے واسطہ پڑ ہی جاتا ہے بالخصوص جو کاروباری لوگ ہیں یا جو لوگ کسبِ معاش کے لیے بیرون ملک رہتے ہیں، انہیں اپنی رقوم بھیجنے کے لیے بینکوں سے تعلق لازمی وضروری ہے۔ایسے حالات میں اہلِ علم نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ بوقت ضرورت سودی بینکوں کے ذریعے اپنی رقوم منتقل کر سکتے ہیں۔الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''اس میں کوئی شک نہیں کہ عصر حاضر میں انہی بینکوں کے ذریعے رقوم منتقل کرنا عام ضروریات میں سے ہے،اسی طرح سود کی شرط کے بغیر محض حفاظت کے لیے رقوم رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

فتاویٰ اسلامیة: 2/ 525

اسی طرح اگر کوئی شخص بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ کھلواتا ہے جس پر اسے سود نہ ملتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔واللہ أعلم بالصواب

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com